محبت دل کا سجدہ ہے

از قلم نازیہ راجپوت

قسط نمبر 18

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

ارمغلان کے دل و دماغ میں اس وقت ایک جنگ چھیڑی ہوئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا سچ ہے کیا جھوٹ جب بھی وہ عائشہ پہ یقین کرنے کی کوشش کرتا اسکی نظروں کے سامنے اپنے ماں کا روتا ہوا چہرہ اپنے باپ کا بے بس چہرہ بھول جاتا تھا اسے وہ بدنامی یاد آتی تھی جب ٹی وی پہ نمل کی ذات پہ کیچڑ اچھالا گیا تھا اس اس پل یزدان سے نفرت محسوس ہونے لگتی تھی ---

نمل کب سے یزدان کے واپس آنے کا ویٹ کررہی تھی دو بج رہے تھے لیکن یزدان تھا کہ آہی نا رہا تھا ----

وہ لاؤنج میں ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی کہ اسے یزدان اسے سامنے سے آتا ہوا دیکھائی دیا تھا ---

اسلام و علیکم --

وعلیکم اسلام--

یزدان کہاں رہ گئے تھے آپ ---

نمل اسکے ساتھ اوپر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اس کا کوٹ لیتی ہوئی بولی تھی ---

او میرا بے بی مجھے مس کررہا تھا ---

یزدان اسکے ہاتھ سے کوٹ لیتا بیڈ پہ اچھالتا کمرے سے پکڑے اپنی جانب کھینچ چکا تھا ---

نمل اسکے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھے اسے خود سے دور دھکیل رہی تھی ---

ہٹیں یزدان آپ کو تو ہر وقت رومینس ہی آتا ہے --

وہ اپنی کمر سے اسکے ہاتھ ہٹاتے ہوئے خفگی سے بولی ---

جبکہ یزدان اسکے دور ہونے پہ بدمزہ ہوا تھا ---

نمل چلتی سائیڈ ٹیبل کی جانب گئی اور ٹھنڈے پانی کا گلاس بھرتے یزدان کو دیا

جو اسنے پکڑ لیا تھا ---

یزدان مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی ---

ہمم بولو ---

یزدان مجھے عائشہ اور بھائی سے ملنے پہ دل کررہا ہے لاہور چلیں کافی ٹائم ہوگیا ہے ان سے ملے ہوئے میں دونوں کو مس کررہی ہوں اور اب تو بے بی بھی آنا والا ہے نا اس لیے میں بہت ایکسائیڈ ہوں --

نمل نے یزدان کے سامنے آتے ہوئے کہا تھا ---

جبکہ یزدان اسکی بات کو سن تو رہا تھا لیکن اسکا دھیان اسکے ہلتے سرخ ہونٹوں پہ تھا ---

وہ بیڈ پہ بیٹھا تھا اور نمل کو بھی کھینچتے اپنی گود میں بیٹھایا تھا ---

جبکہ نمل اس افتاد کے لیے تیار نا تھی اس لیے اسکے سینے سے آلگی تھی ---

دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے بے حد نزدیک تھے ---

نمل کو یزدان کی سلگتی سانسیں اپنی گردن پہ پڑتی محسوس ہورہی تھی جسکی وجہ سے وہ ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی وہ ہمیشہ اسکی قربت میں گھبرا جاتی تھی ---

" ٹھیک ہے تمہاری بات ماننے کو تیار ہوں میں لیکن بدلے میں مجھے کیا ملے گا " ؟

کیا چاہیے آپکو؟

نمل نے مسکراتے ہوئے پوچھا ---

بس کچھ زیادہ نہیں تم، تمہارے ساتھ چند پل چند لمحے اور تمہاری قربت --- "

یزدان نے بے باکی سے کہا تھا ---

جبکے آخری الفاظ پہ نمل کا دل اچھل کے باہر آنا کو تھا اسکے سفید گالوں میں سرخی گھلی تھی ---

بے ساختہ نمل نے پلکیں گرائیں تھیں ---

پی پی یزدان میں کیا کہہ رہی تھی کہ اگر ہم ٹائم سے نکلے گے تو ٹائم سے پہنچیں گے نا ---

جب کہ وہ کہاں سن رہا تھا وہ تو اسکے حسن کے آگے بے بس ہوجاتا تھا ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ بہک رہا تھا ---

اسکی گردن سے بال ہٹاتے وہ جھک کے اپنا تڑپتا سلگتا تپش زدہ لمس چھوڑنے لگا تھا جبکے نمل اسکی گرفت میں تڑپ کے رہ گئ تھی ---

اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے مزاحمت کرتے اسنے اسے روکنا چاہا تھا لیکن اسنے اسکے دونوں ہاتھوں کو قابو کرتے وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے مزید اپنے قریب تر کرگیا تھا جیسے آج ایک جسم ایک جان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو ---

پی ی یز ---

نمل نے تیز ہوتی سانسوں سے بولنا چاہا تھا لیکن وہ اسکی سانسوں کو پی گیا تھا اسکے انداز میں جنون واضع طور محسوس کیاجاسکتا تھا جبکے اسکی شدت پہ نمل کو سانس بند ہوتا محسوس ہوا تھا تکلیف برداشت کرتے اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے لیکن اسے خود سے دور کرنے کی غلطی وہ نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکے یزدان کو اسکا خود سے دور جانا گوارا نا تھا ---

اسنے خود کو مکمل سیراب کرتے اسکے ہونٹوں کو آزادی دی تھی وہ سانسوں کے لیے تڑپتی مچلتی اب گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کررہی تھی جبکے چہرہ سرخ قندھاری ہوا چلا تھا ---

تم بہت میٹھی ہو جانم ---

یزدان نے اسکے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا

جبکے نمل نے شرماتے اسکے سینے پہ ایک مکا جڑا تھا جس پہ وہ مسکرایا تھا اور کہنے لگا ---

سامان پیک کرلو اپنا بھی میرا بھی شام تک نکلتے ہیں "--- "

اسکے ماتھے پہ لب رکھتے وہ اسے چھوڑتے واشروم کی جانب بڑھ گیا تھا ---

ارمغلان آج اپنی ڈیوٹی سے جلدی ہی فری ہوگیا تھا اس لیے وہ جلد گھر آگیا باقی اگر اسکی ہیڈکوارٹرز میں ضرورت پڑ بھی جاتی تو اسکے انڈر کام کرنے والے آفیسرز اسکو اطلاع کردیتے تھے ---

وہ گھر میں داخل ہوا تو مزیدار کھانے کی خوشبو نتھوں نے سے ٹکرائی تھی وہ پہلے تو حیران ہوا تھا لیکن پھر آگے بڑھا ہی تھا کہ سامنے کام کرتی عائشہ کو دیکھ کے وہ مزید حیران ہوا تھا عائشہ بلیک بلیو کلر کی سادہ قمیض اور ٹراوز میں ملبوس گیلے بال جو اسکی پشت پہ بکھرے تھے انتہاء کی خوبصورت لگ رہی تھی تو وہ کیسے نا بہکتا ---

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتے اسکی جانب گیا تھا وہ اسکی آمد سے بے خبر تھی اس لیے بنا ڈوپٹے کے بالوں کو ایک سائیڈ پہ کیے وہ ٹماٹر کاٹنے میں مگن تھی ---

وہ عین اسکے پیچھے آن کھڑا ہوا تھا اور دونوں ہاتھ شلف پہ رکھے اسنے اسکے گرد گھیرا ڈالا تھا ---

وہ جان چکی تھی کہ یہ ارمغلان ہی ہے لہذا اسکے ہاتھ اب کانپنے لگے تھے اسکے کانپتے جسم جو دیکھ کے وہ گہرا مسکرایا تھا۔۔۔

اسکی سانسوں کی تپش اپنی گردن پہ محسوس کرتے وہ لرز کے رہ گئی تھی ۔۔۔

عائشہ کے جسم سے اُٹھتی خوشبو ارمغلان کو مدہوش کرنے کو کافی تھی وہ دیوانہ وار اسکی گردن پہ جھکے وہاں اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا اسکی شیو کی چبھن اور اسکا لمس محسوس کرتی عائشہ مچلی تھی ۔۔۔

لیکن اسکے تڑپنے مچلنے کے باوجود وہ جھکا رہا تھا۔۔۔

ممم مان ---
وہ اکھڑتی سانسوں کے ساتھ بولی تھی ---

جی مان کی جان ---

اسکے خمار زدہ لہجے کو محسوس کر کے اسکی ریڈھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ڈور گئی تھی ---

ممم مان و وہ آپکو بتانا تھا کہ ابھی کچھ ہی دیر میں بھائی اور نمل آنے والے ہیں ---

اسکی بات سن کے وہ اس سے دور ہوا تھا ---

اچھا تمھیں کس نے بتایا ---

نمل نے بتایا تھا کال پہ ---

اچھا تو ایہ اہتمام اسی خوشی میں ہے ---

ارمغلان کھانے کی جانب اشارہ کرتا ہوا بولا تھا ---

جج جی ---

ٹھیک ہے تم اپنا کام ختم کرو میں فریش ہو کے آتا ہوں ---

آج اسکے لہجے میں بے پناہ نرمی تھی جسکو عائشہ نے محسوس کیا تھا حیران بھی ہوئی لیکن پھر خود ہی سر جھٹک کے کام کرنے لگی تھی ---

نمل اور یزدان کے آتے ہی عائشہ کے چہرے پہ مسکراتے چھاگئی تھی جسکو ارمغلان نے نوٹ کیا تھا ---

نمل باتوں ہی باتوں میں ہزار دفعہ اسے اپنا خیال کرنے کی سختی سے تنبیہ کرچکی تھی جبکہ وہ ہنستے ہوئے اسے یہی کہتی کہ بہت خیال رکھتی ہوں اپنا ---

ارمغلان بھی اسکا خیال رکھتا تھا ہاجرہ اور راحیل وقتاً فوقتاً اسے کال کر کے عائشہ کا سختی سے خیال رکھنے کی تنبیہ کرتے رہتے تھے ---

عائشہ سب کے لیے چائے بنارہی تھی کہ یزدان کیچن میں چلا آیا تھا ---

گڑیا وہ گدھا تمہارا خیال تو رکھتا ہے نا ---

یزدان نے آبرو اچکاتے پوچھا تھا

جس پہ عائشہ نے سر ہاں میں ہلایا تھا ---

جی بھائی بہت خیال رکھتے ہیں بھائی آپ جانتے ہیں نمل کے والدین بھی بہت زیادہ اچھے ہیں انھوں نے مجھے اس تمام عرصے میں کبھی بھی ماں باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی ---

عائشہ نے نم آنکھوں سے کہا تھا جبکے یزدان کسی گہری سوچ میں پڑگیا تھا ---

کیا سوچ رہے ہیں بھائی ---

ارمغلان جو پانی پینے آیا تھا کیچن میں ان دونوں کو بات کرتے دیکھ رکا تھا اور وہی کھڑا ہوکے سننے لگا تھا ---

سوچ رہا ہوں کہ ارمغلان کتنا بیوقوف ہے بنا سچ جانے ہی اتنا کچھ کر گزرا ہے جب اسے سچ کا علم ہوا تو کیا کرے گا وہ کیسے برداشت کر پائے گا کہ اس سے کس طرح کا گناہ سرزد ہو چکا ہے ---

یزدان نے بغور عائشہ کو دیکھتے کہا تھا کہ جھٹ سے عائشہ بولی تھی ---

نہیں بھائی میں نہیں چاہتی کہ انکو سچ کا پتہ چلے میں چاہتی ہوں جس غفلت " میں وہ ڈوبے ہوئے ہیں اسی غفلت میں وہ ڈوبے رہیں ان کی عقل پہ پردہ پڑا رہنے دیں ---

عائشہ کی بات سن کے ارمغلان کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا یعنی وہ سچ سے نا واقف تھا اور عائشہ کیوں نا چاہتی تھی کہ اسے سچ کا پتہ چلے وہ کچھ سوچتا ہوا ایک فیصلے پہ پہنچا تھا اب سچ جاننا اس کے لیے نہایت ضروری ہوگیا تھا ---

چائے اور کھانے سے فراغت حاصل کرتے نمل اور یزدان نے اجازت چاہی تھی ---

ان دونوں نے کہا تھا کہ جب تک وہ یہاں ہیں یہی رک جائیں لیکن یزدان پہلے سے ہی وہاں اپنے اور نمل کے لیے ہوٹل بک کرا چکا تھا اور پیمنٹ بھی کردی تھی ---

لہذا وہ دونوں ان سے اجازت لیتے محبت سے انکا شکریہ ادا کرتے اپنے سفر کی جانب روانہ ہوئے تھے ---

نمل اور یزدان کے جانے کے بعد عائشہ پھر سے افسردہ ہوگئی تھی ---

ارمغلان اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن پتہ نہیں کیوں وہ چاہ کے بھی بات نا کررہا پا رہا تھا ایسا نا تھا کہ اس کی انا یا اسکا غصہ اسکو بات کرنے سے منع کررہے تھے بلکہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اگر عائشہ بے گناہ ہوئی تو وہ کیا کرے گا کیسے اسکا اور باقی سب کا سامنا کرے گا اور کیسے اپنے رب سے اپنے کیے گئے گناہ کی معافی مانگے گا ---

وہ پوری رات سگریٹ پہ سگریٹ پھونکتا رہا تھا لیکن اسکے اندر جلتی آگ کم نا ہو رہی تھی اسکے اندر موجود وحشت کم ہونے کا نام ہی نا لے رہی تھی ---

ایک بات پوچھوں تم سے یزدان؟

ارمغلان نے شیشے کے پار دیکھتے ہوئے کہا تھا ---

ویسے حیرت کی بات ہے کہ دشمن آج خود چل کے میرے پاس آیا ہے مجھ سے ملنے ---

یزدان نے ایک طنزیہ مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتے کہا تھا جبکے اسکے ایسا کہنے پہ ارمغلان نے بہت مشکل سے اپنے اشتعال پہ قابو پایا تھا ---

خیر پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو؟

جس دن تم نے نمل کو کڈنیپ کیا تھا کیا اس دن عائشہ تمہارے ساتھ موجود تھی اور کیا وہ اس بات سے واقف تھی کہ تمنے نمل کو کڈنیپ کیا ہے ؟

اسکے پوچھنے پہ یزدان نے غور سے اسکی جانب دیکھا تھا جو اس وقت کافی الجھا ہوا لگ رہا تھا جیسے کچھ سلجھانے کی کوشش میں ہو اور وہ سلجھ ہی نا رہا ہو ---

ویسے حیرت ہے ڈی آئی جی راحیل قریشی کا بیٹا کیپٹن ارمغلان قریشی جسکا نام اس ملک کا بچہ بچہ جانتا ہے جو اپنے ملک کی عزت اسکا وقار بچانے کے لیے اپنی جان

دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا اتنا بے غیرت کیسے بن گیا کہ ایک لڑکی کی آبرو اسکی عزت پہ ہاتھ ڈالتے اسکو نوچتے زرا خیال نا آیا تیری روح نہیں کانپی ایسا کرتے؟ --

یزدان کی باتوں نے اسکا روم روم سلگا دیا تھا آنکھوں میں خون اتر آیا تھا اور لب آپس میں سختی سے پیوست تھے ---

سٹاپ اٹ ---

بکواس بند کر اپنی تو کونسا دودھ کا دھلا ہے جب تو نے میری بہن کو اپنے بدلے کے لیے استعمال کیا تو کیا تجھے اسکی عزت کا خیال نا آیا ہاں؟ تجھ نا آیا تو مجھے کیسے آجاتا ---

ارمغلان نے یزدان کا گریبان پکڑتے لفظ لفظ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہا تھا ----

کہنے کو میں بھی ایک سیاست دان ہوں کسی کی جان لے لینا میرے لیے کوئی مشکل بلکہ میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے لیکن تو جانتا ہے ارمغلان مجھ میں اور تجھ میں ایک چیز کا فرق ہے پوچھ کونسا فرق؟

اب تو تو پوچھنے سے رہا میں بتاتا ہوں ---

یزدان لاشاری کی غیرت زندہ ہے جبکہ ارمغلان قریشی کی غیرت مرچکی ہے اگر میں نے تیری بہن کو کڈنیپ کیا تھا تو میں نے کوئی غیر اخلاقی حرکت نہیں کی اسکے

ساتھ بلکہ میں نے اسے اپنا نام دیا نکاح کیا اس سے ایک جائز رشتہ بنایا جبکے تو نے کیا کیا ہاں؟

اس معصوم کو روندنے کے بعد بھی تو اسکو اپنانے کو تیار نا تھا اگر تیرا باپ تجھے اس بات کے لیے راضی نا کرتا تو ---

یزدان اب کی بار ڈھارا تھا اور ایک زور دار مکا ارمغلان کے ناک پہ دے مارا تھا جہاں سے خون بہنا شروع ہوچکا تھا ---

جبکے ارمغلان اب کی بار نظریں چرا گیا تھا ---

یزدان پے در پے اسے مکے مار رہا تھا لیکن اسے تو جیسے کسی چیز کا اثر ہی نا ہورہا تھا۔۔۔

یکدم ہی یزدان نے اسکا گریبان پکڑا تھا۔۔۔

تو جانتا ہے جب مجھے پتہ چلا تھا کہ عائشہ کنسیو کررہی ہے تب میں نے اسے کہا تھا کہ اسکا جو فیصلہ ہوگا میں اسکے ساتھ ہوں تب بھی اسنے تیرا دفاع کیا تیرے حق میں بولی وہ کہ وہ اپنے بچے کو باپ کی شفقت سے محروم نہیں کرنا چاہتی حتہ کے آج تو زندہ بھی صرف عائشہ کی وجہ سے ہے اگر وہ مجھے منع نا کرتی تو باخدا تیرے اتنے ٹکڑے کرتا کہ دنیا کے لیے عبرت کا نشان بنا دیتا تجھے میں اور سب سے آخری بات جسکے بعد شاید تجھے اس پر یقین آجائے کہ اسکا اس سب میں کوئی قصور نہیں ہے اور وہ بات جسکا جواب ڈھونڈنے آج خود چل کے میرے پاس آیا ہے

جس دن نمل کو کڈنیپ کیا تھا میں نے تب عائشہ گھر تھی جبکے میں نمل کو اپنے فارم ہاؤس لے کے گیا تھا اس بچاری کو اس بات کا علم ہی نا تھا اور تو نے بنا سمجھے بنا جاننے اسے روند ڈالا تف ہے تجھ پہ تجھ سے بڑا کم ظرف اور گھٹیا انسان میں نے نہیں دیکھا ---

یزدان نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا تھا جو بے یقینی سے سب سن رہا تھا اور دیکھ رہا تھا ---

پچھتاؤں کے ناگ اسے ڈسنا شروع ہوچکے تھے ---

جاری ہے

بقیہ اگلی قسط میں